سوال

(304) کون سی گمشدہ چیز کی تشہیر کرنی چاہیے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جس شخص کو کوئی گمشدہ چیز ملے تو کیا اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ سال بھر اس کا اعلان کرواتا رہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس بات کا فیصلہ گمشدہ چیز کی حیثیت اور نوعیت دیکھ کر کیا جا سکتا ہے۔ گری پڑی یا گمشدہ چیز کی عموماً تین صورتیں ہو سکتی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

اولا: ایسی چیز جو معمولی حیثیت کی ہو اور کھانے کے طور پر استعمال ہوتی ہو اُسے صاف کر کے کھایا بھی جا سکتا ہے اور اس سے فائدہ بھی اٹھایا جا سکتا ہے۔ اس کا اعلان کرنا ضروری نہیں۔ اس کی دلیل انس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث ہے جس میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک راستے سے گزرے، آپ نے راستے میں گری پڑی ایک کھجور دیکھی تو فرمایا:

(لولا انی اخاف ان تکون من الصدقة لاکلتہا) (بخاري، اللقطة، اذا وجد تمرة فی الطریق، ح: 2431)

''اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ یہ کھجور صدقے کی ہے تو میں اسے کھا لیتا۔''

نوٹ: صدقہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کے لیے حرام ہے۔

ثانیا: ایسی چیز معمولی نوعیت کی ہو لیکن کھانے کے لیے کام آنے والی نہ ہو تو لوگوں میں اس کی تشہیر تین دن تک کرتا رہے جیسے چاقو، چھڑی وغیرہ۔

(اتحاف الکرام شرح بلوغ المرام من ادلة الاحکام، ص: 615)

ثالثا: اگر چیز قیمتی ہو تو سال بھر اس کا اعلان کروائے۔ ذرائع ابلاغ کے ذریعے اس کی تشہیر کرے اگر اس چیز کا اصل مالک نہ ملے تو اسے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ احتیاطا اس کی نشانیاں اور تعداد وغیرہ یاد رکھ لے، اگر بعد میں مالک آ جائے تو اتنی قیمت ادا کر دے یا مالک اسے خود بخود چھوڑ دے۔ زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک آدمی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اُس نے گری پڑی چیز کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا:

(اعرف عفاصها ووکاءہا ثم عرفہا سنۃ فإن جاء صاحبہا وإلا فشانک بہا قال فضالۃ الغنم قال لک أو لأخیک أو للذئب قال فضالۃ الإبل قال مالک ولہا معہا سقاؤہا وحذاؤہا ترد الماء وتأکل الشجر حتی یلقاہا ربہا) (بخاري، اللقطۃ، اذا لم یوجد صاحب اللقطۃ بعد سنۃ فہی لمن وجدھا، ح: 2429)

''اُس کی تھیلی اور تسمہ پہچان رکھو پھر سال بھر تک لوگوں سے دریافت کرتے رہو اگر اس کا مالک آ جائے تو بہتر ورنہ تمہارا اختیار ہے۔ اُس نے پوچھا: گمشدہ بکری کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ تمہاری بھائی کی یا پھر بھیڑیے کی۔ اس نے گمشدہ اونٹ کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: تمہیں اس سے کیا سروکار؟ اس کا پانی اور اس کے جوتے اس کے پاس ہیں۔ گھاٹ پر آ کر پانی پی لے گا اور درختوں کے پتے کھا لے گا یہاں تک کہ اس کا مالک آ کر اسے لے لے۔''

ایک اور حدیث میں ہے:

(عرفہا سنۃ ثم اعرف وکاءہا ووعاءہا وعفاصہا ثم استنفق بہا فان جاء ربہا فادہا الیہ) (ترمذي، الاحکام، ما جاء فی اللقطۃ، ح: 1372)

''اس کی ایک سال تک پہچان کرواؤ۔ پھر اس کا تسمہ، ظرف اور تھیلی پہچان رکھو، پھر اسے خرچ کر لو، اب اگر اس کا مالک آ جائے تو اسے ادا کر دو۔''

اگر چیز بہت ہی زیادہ قیمتی ہو تو اس کا تین سال تک انتظار کیا جائے گا جیسے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو ایک سال انتظار کا حکم دیا۔ مالک نہ ملنے پر پھر ایک سال کا حکم دیا۔ تیسری مرتبہ پھر ایک سال انتظار کرنے کا حکم دیا۔ (ایضا، ح: 1374)

لہذا چیز کی نوعیت دیکھ کر مذکورہ بالا صورتوں میں سے متعلقہ صورت کو اختیار کیا جائے گا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

اسلامی آداب واخلاق، صفحہ: 634

محدث فتویٰ